جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ایڈیٹر:- صادق محمد طاہر

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر3 ماہ فتح 1376 ہجری شمسی مطابق دسمبر 1997ء شمارہ نمبر 12

مختلف ریجنز کی تعلیمی، تربیتی و تبلیغی مساعی کا تذکرہ

ریجن Hessen-Mitte پہلے نمبر پر رہا

Hessen - Mitte:- ریجن بھر کی تمام جماعتوں کی طرف سے رپورٹس موصول ہوئیں جن کے مطابق 16 تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں اور 8 تبلیغی سٹال لگائے گئے جن کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے کم و بیش پچاس افراد کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت ملی علاوہ ازیں ماہ نومبر میں خدا کے فضل سے اس ریجن میں البانین، عرب، ترک اور جرمن اقوام پر مشتمل یکصد سے زائد افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ اس طرح اس ریجن کو جرمنی بھر میں اول آنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بابرکت فرمائے۔ علاوہ ازیں نماز اور وقف نو سے متعلق اچھی مساعی کی اطلاعات ملی ہیں۔

Hessen - Thüringen:- ریجن کی 21 میں سے 14 جماعتوں کی طرف سے رپورٹس موصول ہوئیں آٹھ تبلیغی نشستوں کے انعقاد کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصف صد سے کچھ کم افراد کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت ملی۔ ماہ نومبر میں بھی چند بیعتوں کی اطلاع ملی ہے۔ اس طرح یہ ریجن دوسرے نمبر پر آنے کی سعادت حاصل کر گیا۔ بارك الله لهم۔ اسی طرح ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم و محترم عبدالباسط صاحب طارق نماز اور دیگر امور کے سلسلے میں کلاسیں منعقد کرتے ہیں جن سے بچوں کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی استفادہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج سے نوازے۔

Hessen - Taunus:- اس ریجن کو تیسرے نمبر پر آنے کی سعادت ملی ہے۔ 13 جماعتوں کی رپورٹس میں گیارہ تبلیغی نشستوں اور آٹھ تبلیغی سٹالز کی اطلاع دی گئی ہے اور اللہ کے فضل سے تیس سے زائد بیعتوں کی خوش خبری ملی ہے اسیطرح ماہ نومبر میں بھی کم و بیش تیس افراد کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی خوشکن خبر موصول ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ علاوہ ازیں تعلیم و تربیت، خصوصاً نمازوں کی صورتحال بہتر بنانے کے سلسلے میں کاوشیں جاری ہیں اللہ تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

*** باقی صفحہ ۲ پر ***

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں

نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھود لے تو گوہر مقصود پالے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔

(ملفوظات جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۴۵)

رومانیہ میں تبلیغ اسلام ــــ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا

جرمنی سے دعوت الی اللہ کے لئے سفر کرنے والی ایك احمدی خاتون کی مثالی کارکردگی کا ایمان افروز تذکرہ

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے سائے میں جس تیز رفتاری سے ترقیات کی منازل طے کر رہی ہے اسی سرعت سے خدا کے ایسے بندے بھی ان رستوں پر چل کر کاروان احمدیت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں جو اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سعید روحوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور ان کو پیغام حق پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ انہی میں سے ایک ایسی احمدی خاتون کی مثالی کارکردگی کا تذکرہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے جنہوں نے محض للہ فریضہ تبلیغ حق کی انجام دہی کے لئے جرمنی سے رومانیہ تک کا طویل سفر کر کے اپنے ہموطنوں کو دعوت الی اللہ کی ہر ممکن کوشش کی۔ انہوں نے یہ مسافت اپنے دو چھوٹے چھوٹے بچوں (جن کی عمریں بالترتیب 6 سال اور 3 سال ہیں) کے ساتھ بذریعہ کار طے کی۔

سب سے پہلے انہوں نے رومانیہ داخل ہوتے ہی ایک شہر Deva میں اپنے عزیزوں کے ہاں تین دن قیام کیا اور انہیں دین اسلام سے متعارف کروایا اور پھر اپنے آبائی شہر Sibiu جا کر تمام عزیزوں، رشتے داروں سے ایک ایک کر کے ملاقات کی اور انہیں خوب کھول کر اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جس کے نتیجے میں بڑی توجہ سے ان کی بات سنی گئی اور عزت و احترام کا سلوک کیا گیا اور بہت سے لوگوں نے دلچسپی سے اس دعوت حق پر غور کرنے کا وعدہ کیا اور اکثر نے یہ بھی کہا کہ اگر وہ رومانیہ میں احمدیت کا نفوذ چاہتی ہیں تو مستقل طور پر یہاں رہ کر یہ فریضہ ادا کریں۔

کم و بیش 3 ہفتے تک پیغام پہنچانے کے بعد انہوں نے ٹیلی ویژن سٹیشن جا کر اپنا مدعا بیان کیا اور انتظامیہ کو بتایا کہ وہ خدا کے دین کی آواز لوگوں تک پہنچانا چاہتی ہیں۔ اس پر انہیں اپنا موقف بیان کرنے کی دعوت دی گئی۔ الحمد للہ کہ پانچ منٹ کی گفتگو کے بعد ہی ٹیلیویژن کی انتظامیہ نے خود وڈیو فلم تیار کرنے کے لئے درخواست کی چنانچہ خدا نے ان کی سچی تڑپ میں برکت ڈالی اور ٹیلیویژن کے لئے انٹرویو ریکارڈ کیا گیا۔ سب سے پہلے منتخب احادیث نبویہ کے رومانیہ کی زبان میں ترجمہ پر مشتمل کتابچہ کی تصویر دکھائی گئی انٹرویو میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے ساتھ چند سوالات کئے گئے جن کے انہوں نے جوابات دیئے اور اگلے روز شام اور پھر صبح کی خبروں میں وہ انٹرویو نشر کیا گیا اور رابطہ کے لئے فون نمبر سے آگاہ کیا گیا۔

صبح کی خبروں کے نصف گھنٹہ کے بعد ہی ایک خاتون نے بذریعہ ٹیلیفون رابطہ کر کے ملاقات کی خواہش کا ذکر کیا۔ چنانچہ چند ملاقاتوں کے بعد انہوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت کا اظہار کیا (فالحمد للہ علیٰ ذلک) اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دورہ کا پہلا شیریں ثمر عطا ہوا اور یہ بات بھی یقیناً باعث مسرت ہے کہ نو احمدی خاتون اسلام کے بارے میں پہلے سے ہی کافی معلومات رکھتی تھیں اس پھل کی حفاظت کے لئے دعاؤں کے ساتھ رابطہ قائم ہے۔

ایک شہر Huneduoara میں جا کر بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی اور Deva اور اپنے آبائی شہر Sibio میں دوبارہ جا کر پیغام حق اور جماعتی لٹریچر پہنچانے کا موقع میسر آیا۔ اس طرح کم و بیش دو ماہ تک جاری رہنے والا قریباً چار ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر حاوی یہ سفر آئندہ سال کے وعدے پر خدا کے فضل سے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دور رس بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور دیگر ملکوں کی طرح رومانیہ کو بھی اسلام کا گہوارہ بنا دے۔ (آمین)

جماعت احمدیہ راڈے فورم والڈ کے زیر انتظام

ایک جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب انعقاد

جماعت احمدیہ کا خدا کے فضل سے یہ ایک خاص امتیاز ہے کہ حضرت نبی عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے موضوع پر جس خلوص اور والہانہ عشق کے ساتھ جلسے منعقد کرتی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ اسی عشق و محبت کی لو کو بلند کرنے اور سینوں میں روشن کرنے کے لئے جرمنی کی ایک جماعت راڈے فورم والڈ کو گزشتہ چند سالوں سے مسلسل ہر سال جلسہ منعقد کرنے کی سعادت عطا ہو رہی ہے۔ چنانچہ امسال جلسہ ۱۸ اکتوبر کو Buergerhaus میں منعقد کیا گیا جس کے حسن انتظام کے لئے چند روز قبل ہی ایک کمیٹی تشکیل دے کر کام شروع کر دیا گیا تھا۔

امسال اس جلسہ میں خاص طور پر جرمن افراد کو مدعو کرنے کا پروگرام بنایا گیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے بے شمار پہلوؤں میں سے ایک موضوع کا انتخاب کیا گیا جو کہ عورتوں سے تعلق رکھتا ہے یعنی عورتوں کے حقوق کے بارے میں اسلام پر جو غیر قوموں کی طرف سے من گھڑت اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے تدارک کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں سے حسن سلوک اور ان کے حقوق کے علمبردار کے طور پر آپ کی سیرت پاک کے حسین پہلوؤں کو اجاگر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

چنانچہ اس سلسلے میں مقامی جماعت کی طرف سے تقسیم کئے جانے والے دعوت ناموں کے نتیجے میں خدا کے فضل سے کم و بیش دو درجن جرمن دوست تشریف لائے۔ شہر کے میئر (Buergermeister) نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اس کے بعد تلاوت کلام پاک مع ترجمہ سے تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج جرمنی اور مکرم و محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر ریجنل

باقی صفحہ ۳ پر

رمضان کے معانی

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الفاظ میں

رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۹، ۲۱۰)

مسجد نور فرینکفرٹ میں تقریب آمین کا انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر دعا کروائی

مورخہ 18 اگست 1997ء کو مسجد نور فرینکفرٹ میں ایک تقریب آمین منعقد کی گئی جس میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے والے اٹھائیس بچوں نے حصہ لیا اس موقع پر ان بچوں کو یہ سعادت عطا ہوئی کہ پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر دعا کروائی ان میں سے جن بچوں کے کوائف میسر آسکے ہیں ان کے اسماء ذیل میں درج ہیں تا احباب جماعت اپنی آئندہ نسلوں کی قرآن کریم سے وابستگی پر دلی خوش محسوس کرتے ہوئے ان کے لئے دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور قرآن کی لازوال دولت سے مالامال فرماکر اس کے فیض کو دنیا بھر میں تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ (آمین)

★ عزیزم لئیق احمد طاہر ابن مکرم محمد صدیق صاحب طاہر جماعت Ruedesheim بعمر سات سال عزیز موصوف مکرم فضل احمد صاحب کا پوتا اور مکرم مولوی احسان الٰہی صاحب معلم وقف جدید ربوہ کا نواسہ ہے۔

★ عزیزم ظفراللہ خان ولد مکرم عبدالعظیم خان صاحب عمر ساڑھے چھ سال جماعت Rodgau موصوف مکرم عبدالجبار خان صاحب کا پوتا اور مکرم اسلام باری صاحب کا نواسہ ہے واضح رہے کہ عزیز کے پڑدادا اور پڑنانا دونوں کو خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شامل ہونے کا شرف عطا ہوا۔

★ عزیزم مطہر احمد ولد مکرم مظفر احمد صاحب فائق بعمر ساڑھے سات سال جماعت Wiesbaden عزیز مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد سعید صاحب کا نواسہ ہے۔

★ عزیزم آفاق احمد ابن مکرم محمد مشتاق صاحب بعمر سات سال جماعت فرینکفرٹ عزیز موصوف مکرم مولوی شیخ عبداللطیف صاحب کا پوتا اور مکرم محمد یحیٰ صاحب کا نواسہ ہے۔

★ عزیزم نادی علی و عزیزہ عمارہ کریم، مکرم باسط کریم صاحب حلقہ ایشرز ہائیم فرینکفرٹ کے بچے ہیں دونوں نے ساڑھے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ پہلی بار مکمل کیا ہے۔ مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب فیصل آباد ان کے دادا اور مکرم چوہدری محمد افتخار احمد صاحب (ربوہ) ان کے نانا ہیں۔

★ عزیزم فراز الٰہی ابن مکرم فضل منصور صاحب حلقہ ایشرز ہائیم فرینکفرٹ بعمر ساڑھے پانچ سال۔ عزیز مکرم فضل باری صاحب کا پوتا اور محترم بشیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

★ عزیزم احمد کمال ابن مکرم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ (جرمنی)

★ عزیزم سلمان احمد قمر ابن مکرم داؤد احمد صاحب قمر بعمر قریباً چھ سال جماعت Mainz۔ عزیز موصوف مکرم میاں بشارت احمد صاحب آف گجرات پاکستان کا پوتا اور مکرم منظور احمد صاحب شاد، ریجنل امیر Hessen-Taunus کا نواسہ ہے۔

بقیہ :- مختلف ریجنز کی تعلیمی، تربیتی و تبلیغی مساعی

BAYERN :- دس میں سے نو جماعتوں کی رپورٹس کے مطابق 12 تبلیغی نشستوں اور چھ تبلیغی سٹالز کی اطلاع ملی ہے جن کے نتیجے میں بفضل خدا تیرہ افراد کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت عطا ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

HAMBURG-CITY :- لوکل امارت کے گیارہ حلقہ جات کی طرف سے موصولہ رپورٹس میں تین تبلیغی سٹالز اور جرمن احباب کے ساتھ تبلیغی نشست کے انعقاد کی اطلاع درج ہے جبکہ ایک کامیاب جلسہ سیرۃ النبیؐ کے انعقاد کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کی تفصیلی رپورٹ اگر اخبار احمدیہ کو مل جاتی تو الگ طور پر شائع کر دی جاتی۔

حلقہ جات میں معمول کے اجلاسوں میں بعض دلچسپ موضوعات پر اظہار خیالات کیا گیا جن کی تفصیل درج نہیں ہے۔ جرمن بچیوں کی کلاس نے مسجد فضل عمر کا دورہ کیا جنہیں اس موقع پر اسلام کا تعارف کروایا گیا۔

FRANKFURT-CITY :- اس لوکل امارت کے بھی گیارہ حلقہ جات کی طرف سے رپورٹس موصول ہوئیں جن میں تین تبلیغی سٹالز اور جرمن افراد کے ساتھ تبلیغی نشست کے انعقاد کی رپورٹ مذکور ہے علاوہ ازیں نماز اور تعلیم و تربیت کے لئے مختلف مساعی کا ذکر بھی ہے۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ کے انعقاد کی تفصیلی رپورٹ قبل ازیں اخبار احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے۔

BADEN :- ریجن کی سولہ میں سے چودہ جماعتوں نے چھ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے مجالس سوال و جواب کا انعقاد کیا۔

اسی طرح تبلیغی سٹالز کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس سوال و جواب کی کیسٹس بھی باقاعدہ طور پر مختلف جماعتوں میں دکھلائی جاتی ہیں جن کے اچھے نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔ اسی طرح نماز، تعلیم و تربیت اور واقفین نو کی تربیت سے متعلق مختلف پروگرام جاری ہیں۔

WÜRTEMBURG :- بارہ جماعتوں کی رپورٹس کے مطابق سات تبلیغی نشستوں اور تیرہ سٹالز کی اطلاع کے ساتھ دو چند بیعتوں کی بھی خبر ملی ہے۔ تبلیغی سٹالز میں لجنہ نے بھرپور تعاون کیا۔ اسی طرح تعلیم و تربیت اور نماز کی صورتحال کو بہتر بنانے سے متعلق بھی مساعی کا ذکر کیا گیا ہے۔

PFALZ :- آٹھ میں سے پانچ جماعتوں نے رپورٹس بھجوائی ہیں۔ جن میں تین تبلیغی نشستوں اور کیسٹس کے ذریعہ دعوت الی اللہ کی مساعی کا ذکر کیا گیا ہے۔ شہری انتظامیہ Freinsheim کی 25 سالہ جوبلی کے موقع پر انتظامیہ کو قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔

RHEIN-MOSEL :- تیرہ جماعتوں کی رپورٹس میں مختلف اقوام کے ساتھ تبلیغی نشستیں منعقد کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ سات تبلیغی سٹالز کے علاوہ ٹیلیویژن کے اوپن چینل پر بھی پروگرام پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے

رمضان المبارک کے فضائل و برکات

از قلم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم، مفتی سلسلہ احمدیہ

رمضان کا چاند

رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام سنت ابرار ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان کے چاند کا انتظار اس اشتیاق سے کرتے جیسے کسی معشوق کی آمد ہو ایک خاص ہماہمی اور گہما گہمی ہوتی تھی اور ایک خاص ذوق و شوق رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں پیدا ہو جاتا تھا۔ جس رات رمضان کا چاند نظر آتا اسی رات سے قیام اللیل پر عمل شروع ہو جاتا۔ رات کو جاگنا، کثرت سے نوافل پڑھنا، تراویح کا اہتمام کرنا، قرآن پڑھنا اور سننا اور ذکر الٰہی کرنا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر سو کر نماز تہجد اور سحری کے لئے اٹھ بیٹھنا ان ہی مشاغل میں ان کی رات بسر ہو جاتی اور ہر رات ان کا یہی معمول رہتا۔

نماز تراویح

رمضان کی راتوں کو زندہ رکھنا یعنی کم سونا اور رات کو جاگنا بہت بڑی برکتوں کا موجب ہے۔ شب بیداری کی حالت میں جو عبادتیں انسان نے بجالانی ہیں ان میں نماز تراویح بھی ہے۔ یہ نماز دراصل تہجد کی نماز ہے اس لئے سحری کے وقت اسے ادا کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے لیکن اگر زیادہ سویرے اٹھنے میں حرج محسوس ہو تو پھر عشاء کے بعد ہی جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ اس نماز کی آٹھ رکعتیں ہیں ہر چار رکعتوں کے بعد کچھ دیر آرام کرنا چاہیئے۔ اس نماز میں رمضان بھر میں قرآن مجید ختم کرنا سنت ابرار ہے۔ قرآن کے حفاظ اس نعمت کے حاصل کرنے کی خاص طور پر توفیق پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

روزہ کیا ہے؟

طلوع فجر سے لے کر سورج غروب ہونے تک نہ کھانا نہ پینا اور نہ ہی اپنی بیوی سے ہمبستر ہونا بشرطیکہ اس میں نیت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو روزہ کہلاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ ہر قسم کی برائیوں سے، گپ بازی سے اور فضول اور لغو کاموں سے انسان باز رہے۔

سارا دن ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کرے۔ یعنی خواہ وہ کوئی دنیوی کام ہی کر رہا ہو اللہ تعالیٰ کی یاد اس کے دل سے محو نہ ہو۔ حقیقی روزہ اسی کا نام ہے۔ صرف بھوکا پیاسا رہنا اور اپنی بدعادات کو ترک نہ کرنا روزہ کے مقصد کو پورا نہیں کرتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔

"من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس
للہ حاجۃ ان یدع طعامہ و شرابہ"

یعنی جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کو ترک نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو ایسے شخص کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رمضان کے دنوں میں صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرنی چاہیئے۔ انسان کا ہاتھ کھلا رہے اور دوست احباب کی خاطر و مدارات میں بھی سبقت دکھائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رمضان کی ہر رات میں آپؐ پر جبریل نازل ہوتے اور ان دنوں میں آپؐ یوں سخاوت کرتے جیسے تیز ہوا چلتی ہے۔

مرض اور سفر کی حالت میں روزہ

روزہ کا اجر عظیم ہے اور امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں اس لئے انسان کو دعا مانگنی چاہیئے کہ "الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں۔ یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر تقدیر الٰہی غالب آئے اور انسان بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جائے گی کیونکہ ہر کام کا دارومدار نیت پر ہے۔ جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔"

بہرحال بیمار ہونے یا سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "لیس من البر الصیام فی السفر" یعنی سفر کی حالت میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:-

"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ سفر میں تکالیف اٹھاکر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر و نہی میں سچا ایمان ہے۔"

علاوہ ازیں حائضہ اور نفاس والی عورت بھی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ ایسے ہی حاملہ اور دودھ پلانے والی بھی روزہ نہ رکھے لیکن بعد میں جب یہ عذر نہ رہے، یعنی بیمار نہ رہے اور تندرست ہو جائے۔ مسافر اپنے گھر پہنچ جائے یا کسی جگہ پندرہ دن سے زائد ٹھہرنے کا ارادہ کر لے۔ حائضہ حیض سے پاک ہو جائے۔ نفاس کے دن ختم ہو جائیں۔ حاملہ کے بچہ پیدا ہو جائے یا دودھ پلانے والی دودھ پلانا بند کر دے۔ اس حالت میں ان لوگوں پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا واجب ہوگی اور یہ روزے دوبارہ انہیں رکھنے ہوں گے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے وہ سخت گنہگار ہے۔ ایسے شخص پر بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا یعنی پے در پے اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے۔ جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت

انسان کے اندر پیدا ہوجائے لیکن ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے ۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا یا حضرت میں ہلاک ہوگیا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کس نے تجھے ہلاک کیا ہے۔ اس نے عرض کی حضورؐ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کرسکتا ہے۔ اس نے عرض کی نہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے۔ اس نے کہا حضور نہیں۔ اگر ایسا ہوسکتا اور شہوانی جوش کو روک سکتا تو یہ غلطی ہی کیوں سرزد ہوتی۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر بیٹھو۔ اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا اور آپؐ نے فرمایا اٹھا لے اسے اور کھلا دے یہ مسکینوں کو۔ ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا۔ مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضور اس کی اس عرض پر کھل کھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا جاؤ اور اپنے اہل و عیال کو ہی کھلا دو۔

وہ امور جن کے متعلق عوام سمجھتے ہیں کہ ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

پچھنے لگوانا، قے کرنا، دن کو سرمہ لگانا، معمولی اپریشن کرانا، کلورفام سونگھانا روزہ کی حالت میں ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ انہیں پسند نہیں سمجھا گیا اس لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ ان کے علاوہ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، خوشبو لگانا، ڈاڑھی اور سر میں تیل لگانا، بار بار نہانا، آئینہ دیکھنا، مالش کرانا، پیار سے بوسہ لینا۔ ان میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کرسکتا ہے۔

فدیہ اور روزہ

جو شخص روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ فدیہ یعنی ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلائے کیونکہ فدیہ سے روزہ کی توفیق ملتی ہے۔ خداوند قادر مطلق ہے اگر وہ چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ عطا کرسکتا ہے۔ اسی طرح ہر روزہ دار پر واجب ہے کہ وہ عید الفطر پڑھنے سے پہلے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرے۔ یعنی جماعت کے نظام کے ماتحت غریبوں کے لئے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہر اس فرد کی طرف سے دے جس کا خرچ وہ برداشت کررہا ہے مثلاً چھوٹے بچے ہیں یا غلام ہیں اگر بڑی اولاد خود ذمہ دار ہے تو ان کی طرف سے ادا کرنا اس پر واجب نہیں۔

اعتکاف

جو شخص یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ رمضان کا پورا آخری عشرہ اعتکاف میں گذارے وہ 20 کی صبح کو نماز پڑھ کر اعتکاف میں بیٹھ جائے۔ بہرحال اعتکاف کے معنی یہ ہیں کے روزہ کی حالت میں مسجد میں یہ دن ذکر الٰہی میں بسر کرے مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں سوائے اس کے کہ وہ قضائے حاجت کے لئے باہر نکلے۔ ایسی صورت میں اگر راستہ میں کسی کی عیادت کا موقع بھی مل جائے تو کیا ہی کہنے۔ ایک پنتھ دو کاج۔ جمعہ کے دن کے جامعہ مسجد میں. جمعہ کے لئے جاسکتا ہے۔ اعتکاف کی راتوں میں معتکف اپنی بیوی کے پاس نہیں جاسکتا۔

لیلۃ القدر

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بھی لیلۃ القدر کی تلاش کا حصہ قرار دیا گیا ہے لیلۃ القدر کی ایک ایسی رات ہے جس میں انسان کو قبولیت دعا کی گھڑی نصیب ہوتی ہے۔ یہ رات ہزار مہینوں سے بھی بڑھ کر ہے اور عموماً رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے۔ اس رات کی تلاش میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا صلحاء امت کا معمول رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان اور خلوص نیت کے ساتھ جس نے لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی میں بسر کی اس کے سارے گناہ بخشے گئے۔

ایک دفعہ فرمایا اگر مجھے لیلۃ القدر مل جائے تو میں یہ دعا مانگوں۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی:

بقیہ :- جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مبلغ سلسلہ نے خصوصی طور پر تشریف لاکر جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا۔ ہر دو مربیان کرام نے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین سیرت کے بعض پہلو بیان کئے اور خصوصاً آپؐ کے عورتوں سے حسن سلوک سے متعلق دل موہ لینے والے واقعات دلنشین انداز میں پیش فرمائے جس سے کہ دل کی گہرائیوں سے اس نبی معصوم پر درود پھوٹ کر لبوں پر آتا اور فضا میں مرتعش ہو کر سارے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر نے جرمن زبان میں بھی خطاب فرمایا۔ علاوہ ازیں سسٹر مریم صاحبہ نے بھی جرمن زبان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حسین پہلوؤں میں سے چند ایک بیان کئے جنہیں حاضرین نے بڑی توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ اسی طرح چھوٹی بچیوں نے موقع کی مناسبت کے لحاظ سے مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی ایک نظم جرمن زبان میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

جلسہ کے آخر پر حاضرین کو سوالات کی دعوت دی گئی۔ جس پر چند سوالات کئے گئے جن کے جوابات مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور جرمن احمدی بہنوں نے مدلل انداز میں دیئے۔

اس جلسہ میں ایک جرمن پادری سمیت ۲۳ جرمن ۲، ترک اور ۳ غیر از جماعت پاکستانی دوست تشریف لائے۔ اس طرح بشمول احمدی احباب و خواتین کم و بیش ۷۰ افراد نے اس بابرکت تقریب سے استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں دو اخباری نمائندگان نے تشریف لاکر جلسہ کی کارروائی سے متعلق رپورٹ تیار کی اور بعد میں تصاویر کے ساتھ اپنے اخبارات میں اس خبر کو خوبصورت انداز میں شائع کیا۔

اختتامی دعا کے بعد حاضرین کی مشروبات اور پاکستانی کھانوں سے تواضع کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی روحانی مائدہ بھی پیش کیا گیا جس سے بعض حاضرین نے استفادہ کیا۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں تشکیل شدہ کمیٹی کے چیئرمین، ان کے ساتھی اور دیگر کارکنان خاص طور پر دعا کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے اور اس بابرکت تقریب کے انعقاد کے عظیم مقصد کو پورا فرماتے ہوئے ہمیں اپنی زندگیاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

محمد	پر	ہماری	جاں	فدا ہے
کہ	وہ	کوئے	صنم	کا رہنما ہے

قرارداد تعزیت

بسلسلہ وفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی، صدر، ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ پاکستان۔ ربوہ

ہم ممبران مجلس عاملہ جرمنی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں سلسلہ احمدیہ کے ایک خادم کی حیثیت سے خدمت دین کا آغاز کیا اور صدر انجمن احمدیہ میں مختلف حیثیتوں سے مصروف خدمت رہے۔ آپ کی ان خدمات کا سلسلہ بہت لمبے عرصہ پر محیط ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زیر سایہ شروع ہونے والی یہ خدمات دینیہ تادم واپسیں جاری رہیں۔ آپ نے ناظر امور عامہ، ناظر اعلیٰ اور صدر، صدر انجمن احمدیہ کے طور پر سلسلہ کی جو خدمت کی ہے وہ ہمیشہ یادگار رہے گی۔ حضرت خلیفہ ثالثؒ کے زمانہ میں نیز خلافت رابعہ میں حضرت صاحبزادہ مرحوم کو متعدد بار امیر مقامی کے طور پر بھی جماعتی خدمات. بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے دور میں، حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو بڑے خلوص، متانت اور وقار کے ساتھ صدر، صدر انجمن احمدیہ اور امیر مقامی کے طور پر جماعت کی خدمت کی توفیق میسر آئی۔ مرحوم خاموش طبیعت، باوقار، غریب پرور اور نڈر شخصیت تھے۔ مرحوم نے بیرون پاکستان متعدد ممالک کا سفر کیا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام انگلستان کے دوران متعدد بار انگلستان تشریف لے گئے۔ علاوہ ازیں جرمنی، ہالینڈ، امریکہ وغیرہ ممالک کا سفر کرکے احباب جماعت سے ملاقات کی اور ناسازی طبع کے باوجود مسکراتے ہوئے احمدی بھائیوں کو گلے لگایا۔ مرحوم کی وفات ہم سب کے لئے دلی رنج و غم کا موجب ہے۔ لیکن ہم، انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے صبر و رضا کے ساتھ اپنے اس بزرگ بھائی کو رخصت کرتے ہیں۔ اس غم میں ہم حضرت سیدنا و امامنا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شریک ہیں۔ مرحوم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چچا زاد بھائی تھے۔ دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور مرحوم کے خلا کو محض اپنے فضل سے پر کردے۔ آمین۔

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ
جماعتہائے احمدیہ جرمنی

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل و احسان سے مکرم شیخ کلیم اللہ صاحب (Rodgau) کو شادی کے گیارہ سال بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عذرا کلیم عطا فرمایا ہے۔ نو مولودہ محترم شیخ فیض اللہ صاحب آف کینیڈا کی پوتی اور محترم شیخ نعمت اللہ صاحب (مرحوم) کی پڑپوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ مولا کریم بچی کو نیک، صالحہ، مقبول خدمات بجالانے والی اور والدین کے قرۃ العین بنائے۔

(مسعود احمد طاہر، ریجنل قائد Main-Franken)

اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا
ہر رنج سے بچانا دکھ درد سے چھڑانا
خود میرے کام کرنا یارب نہ آزمانا!
یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی

(درثمین)

محترم چوہدری عبداللطیف صاحب مرحوم و مغفور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
کی جرمنی میں بعض خدمات کا مختصر تذکرہ

خدا کے فضل سے ۱۹۴۹ء میں پہلی بار جرمنی میں مبلغ سلسلہ کے باقاعدہ قیام کی اجازت ملی تو ۲۰ جنوری ۱۹۴۹ء کو محترم چوہدری عبداللطیف صاحب مرکز سے پہلے باقاعدہ مبلغ کے طور پر پہنچے اس وقت ہمبرگ میں ۲۰ افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہو چکی تھی جن میں نمایاں شخصیت مسٹر عبداللہ Kuhne کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جرمنی میں مستقل مشن کے قیام اور مسجد کی تعمیر کیلئے وقتاً فوقتاً مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن کو ھدایات سے نوازتے رہے۔ عارضی طور پر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مسٹر عبداللہ Kuhne کے مکان میں رہائش پذیر رہے، مسٹر Kuhne کے نامناسب رویہ کی بناء پر چوہدری صاحب نے ان کے ہاں رہائش ترک کردی اور ہمبرگ شہر کے وسط میں ایک کمرہ حاصل کر کے تبلیغ و تربیت کے کام کا آغاز کیا۔ اس دوران مسٹر Kuhne کی فتنہ انگیزی سے اس وقت کی جماعت نے تحریری طور پر علیحدگی کا اعلان کردیا۔ البتہ دو جرمن احباب مسٹر Dunken اور مسٹر Nowak نے بیعت کے بعد بڑے اخلاص سے مکرم چوہدری صاحب کا ساتھ دیا۔

مکرم چوہدری صاحب جرمنی کے بڑے اور چھوٹے شہروں اور قصبوں کے سکولوں (Volkshoch Schule) میں متواتر تبلیغی تقاریر کرتے رہے جو خدا کے فضل سے خاصی مقبول ہوئیں اور پریس میں بھی ان کا تذکرہ ہوتا رہا۔ ایک ادارہ YMCA نے مکرم چوہدری صاحب کو تقریر کے لئے بلایا۔ مکرم چوہدری صاحب نے جو ابھی جرمن زبان نہ جانتے تھے، تقریر کی تو پادریوں نے تقریر پر تنقید شروع کردی، لیکن خدا کے فضل سے چوہدری صاحب نے دلائل کے زور سے پادریوں کا منہ بند کردیا۔ اس کا ذکر بھی پریس نے کیا۔ چنانچہ ایک رسالہ TidensTegen کے چیف ایڈیٹر ہمبرگ میں مکرم چوہدری صاحب کو ملنے آئے۔ دو گھنٹے تک عیسائیت کے تمام عقائد کے بارہ میں تفصیلی گفتگو ہوئی اور واپس جا کر انہوں نے لکھا "ہر چند کہ اسلامی جماعت کے مشن عیسائیت کے لئے خطرناک نہیں کہلا سکتے لیکن ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ جماعت امریکہ، یورپ اور افریقہ میں جارحانہ طور پر عیسائیت پر حملہ آور ہے۔ اس کے پیش کردہ دلائل ٹھوس، مضبوط اور قوی ہیں۔ ان حالات میں جب ہم ان نتائج پر غور کرتے ہیں جو اس تبلیغی جدوجہد سے نکل سکتے ہیں تو ہم پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے۔ کیا ہم عیسائیوں میں وہ روحانی طاقت موجود ہے جس سے ہم اس جارحانہ تحریک کا مقابلہ کر سکیں۔ کیا ہم عیسائیوں پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ ہم اسلام کے اس چیلنج کا اپنے صحیح عقائد، دعا اور روح القدس کی برکت سے جواب دینے کے قابل ہو سکیں۔"

اس کے علاوہ ایک اور اخبار Hoog Sche Post جماعت کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"جنگ سے قبل مغربی دنیا سے چین، جاپان، ہندوستان کی طرف عیسائی مشنری بھجوائے جاتے رہے ہیں تاکہ عیسائیت کو پھیلایا جاسکے، لیکن اب اسلامی مبلغین یورپ میں اس غرض سے آرہے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کا کام یہاں پر کریں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں مستقل امن صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ مذہبی اور سیاسی امور میں یک جہتی پیدا کی جائے۔"

مؤرخہ ۲۲ فروری ۱۹۵۱ء کو مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے ہمبرگ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور مؤرخہ ۲۲ جون ۱۹۵۷ء کو حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذاتی نمائندہ کے طور پر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر شامل ہوئے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مبارک تقریب کیلئے اپنا ایک ایمان افروز پیغام بھجوایا۔ اسی طرح مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب، سر ظفراللہ خان صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ جس کا تذکرہ اخبارات میں ہوا اور انہوں نے تصاویر کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا۔

مؤرخہ ۸ مئی ۱۹۵۹ء کو مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے مسجد نور فرینکفرٹ کا سنگ بنیاد رکھا اور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۹ء کو چوہدری محمد سر ظفراللہ خان صاحب نے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ ملک کے ۶۰ اخبارات نے اس تذکرہ کا ذکر کیا اور تصاویر شائع کیں۔ افتتاحی تقریب میں فرینکفرٹ کے چیف میئر کے ذاتی نمائندہ مسٹر البرشٹ شامل ہوئے۔

مؤرخہ ۱۶ مئی ۱۹۵۸ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان مرحوم ہمبرگ تشریف لائے تو اس کے باوجود کہ ہمبرگ میں مقیم غیر احمدی پاکستانیوں نے حکومت کے اداروں میں بہت شور مچایا کہ جماعت احمدیہ ایک غیر مسلم جماعت ہونے کے ناطے مسلمان پاکستانیوں کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں رکھتی۔ یہ اعزاز احمدی مبلغ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کے حصہ میں آیا کہ انہوں نے صدر پاکستان کا ہمبرگ اسٹیشن پر جماعت کی طرف سے استقبال کیا، گلے میں ہار پہنایا۔ اگلے روز اٹلانٹک ہوٹل میں احمدیہ وفد نے صدر ایوب خان مرحوم سے ملاقات کی۔ جماعت کے کاموں کے بارہ میں ان سے گفتگو کی۔ مکرم صدر صاحب کہنے لگے "شاباش اس نیک کام کو ہر قیمت پر جاری رکھیں" اخبار Hamburger Abendblatt نے اس کا ذکر کیا۔

محترم چوہدری صاحب نے وفاقی جمہوریہ جرمنی کے سب سے پہلے صدر Prof. Dr.Theodor Heuss سے بھی ملاقات کر کے جماعت کا شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن پیش کیا اور جماعت کے کاموں کا ذکر کیا تو جناب صدر نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا میرے پاس جنگ سے قبل قرآن کریم کا نسخہ موجود تھا لیکن وہ جنگ کے دوران نذر آتش ہو گیا تھا اور یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ اب آپ نے مجھے قرآن کریم کا نسخہ دیا ہے، اب میں اس کا شوق سے باقاعدہ مطالعہ کرتا رہوں گا۔ اسی طرح مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے جرمنی کے تیسرے صدر HeineMann کو بھی قرآن کریم کا نسخہ دیا۔

جب شاہ ایران اپنی سابقہ بیگم ثریا کے ہمراہ ہمبرگ تشریف لائے تو چوہدری عبداللطیف صاحب نے ان سے مل کر جرمن ترجمہ قرآن کریم پیش کیا اور جماعت کی اسلامی خدمات کے بارہ میں ان سے تفصیلی گفتگو کی، سوئٹزرلینڈ میں مسجد کی تعمیر کا ٹھیکہ جس فرم نے لیا تھا اس نے بعض وجوہات کی بناء پر مسجد تعمیر کرنے سے انکار کردیا تو محترم وکیل التبشیر صاحب کے حکم سے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب زیورچ تشریف لے گئے اور فرم کے ڈائریکٹر سے مل کر معاملات کو سلجھایا جس کے نتیجہ میں زیورچ کی مسجد کی تعمیر، پایہ تکمیل کو پہنچی۔ الحمدللہ۔

رسالہ Der Islam کی اشاعت کا کام ۱۹۶۲ء سے ہمبرگ میں منتقل کردیا گیا تو ۱۹۶۲ء سے لے کر ۱۹۶۷ء تک مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی ادارت میں باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ یہ رسالہ ماہانہ تھا۔ اس دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ہمبرگ تشریف لائے تو آپ نے رسالہ دیکھ کر پسند فرمایا اور ایک خط کے جواب میں حضور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا "پرچہ اسلام بہت اچھا تھا۔" اسی طرح وقتاً فوقتاً افراد خاندان کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کے جرمنی میں ورود مسعود پر ان کی مہمان نوازی کا شرف بھی چوہدری عبداللطیف صاحب کو حاصل ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

(منقول از اخبار احمدیہ جرمنی صدسالہ جوبلی نمبر)

جرمنی میں سحری وافطاری کے اوقات

یہ اوقات Rhein-Main-Gebiet کیلئے ہیں۔ دیگر علاقوں کے فرق کے لئے آخر میں دیئے گئے نقشہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

تاریخ	رمضان	اختتام سحری	وقت افطار
31 دسمبر	1	06:54	16:32
1 جنوری	2	06:54	16:33
2 جنوری	3	06:54	16:34
3 جنوری	4	06:54	16:36
4 جنوری	5	06:54	16:37
5 جنوری	6	06:54	16:38
6 جنوری	7	06:53	16:39
7 جنوری	8	06:53	16:40
8 جنوری	9	06:53	16:41
9 جنوری	10	06:52	16:43
10 جنوری	11	06:52	16:44
11 جنوری	12	06:51	16:45
12 جنوری	13	06:51	16:47
13 جنوری	14	06:50	16:48
14 جنوری	15	06:49	16:50
15 جنوری	16	06:49	16:51
16 جنوری	17	06:48	16:53
17 جنوری	18	06:47	16:54
18 جنوری	19	06:46	16:56
19 جنوری	20	06:45	16:57
20 جنوری	21	06:44	16:59
21 جنوری	22	06:43	17:00
22 جنوری	23	06:42	17:02
23 جنوری	24	06:41	17:04
24 جنوری	25	06:40	17:05
25 جنوری	26	06:39	17:07
26 جنوری	27	06:38	17:09
27 جنوری	28	06:36	17:10
28 جنوری	29	06:35	17:12
29 جنوری	30	06:34	17:14

٧٧٧ مختلف شہروں کے اوقات کا فرق ٧٧٧

Zeitunter-schied in:	31. Dez SA/SU	06. Jan SA/SU	11. Jan SA/SU	18. Jan SA/SU	25. Jan SA/SU
Aachen	+14/+07	+14/+07	+14/+07	+14/+07	+14/+08
Berlin	-07/-30	-07/-30	-08/-30	-09/-29	-10/-33
Bremen	+15/-15	+14/-15	+13/-14	+12/-13	+10/-11
Dessau	-05/-23	-05/-23	-06/-23	-07/-22	-08/-21
Dresden	-15/-24	-15/-25	-16/-25	-17/-24	-17/-23
Erfurt	-04/-13	-04/-14	-05/-14	-06/-13	-06/-13
Freiburg	-06/+13	-05/+12	-05/+12	-05/+11	-04/+11
Hamburg	+13/-22	+12/-22	+11/-21	+09/-20	+07/-18
Hannover	+07/-15	+07/-15	-06/-15	+05/-13	+04/-12
Kassel	+03/-09	+03/-09	+02/-09	+01/-08	+01/-07
Köln	+11/+03	+11/+03	+11/+03	+10/+04	+09/+04
Leipzig	-09/-20	-09/-20	-09/-20	-10/-20	-11/-19
Magdeburg	-03/-21	-03/-22	-04/-23	-05/-20	-06/-19
Mannheim	-02/+03	-02/+04	-02/+03	-02/+03	-01/+03
München	-20/-03	-19/-03	-19/-04	-19/-04	-19/-05
Nürnberg	-12/-06	-12/-07	-12/-07	-11/-07	-11/-07
Rostock	+07/-34	+07/-34	+05/-33	+03/-31	+01/-25
Stuttgart	-08/+04	-07/+04	-07/+03	-07/+03	-07/+03